# طریقِ انتخاب ــــ ایک دلچسپ تجویز

[سیاسی اور بالخصوص مسیحی سیاسی حلقوں میں "طریقِ انتخاب" کی بحث زوروں پر ہے۔ اس دوران میں حسبِ ذیل دلچسپ تجویز "نیشنل کرسچن الیکشن فورم" کے نیاز چارلس نے پیش کی ہے جو پندرہ روزہ "شاداب" (لاہور) کے شکریے کے ساتھ من و عن نقل کی جاتی ہے۔ جہاں تک مسلم - مسیحی تعلقات کا تعلق ہے، جناب نیاز چارلس بھی اُسی "احتجاجی" اندازِ سیاست کے قائل ہیں جو بعض دوسرے مسیحی رہنما اپنائے ہوئے ہیں۔

اور جہاں تک اُن کی تجویز پر عمل کا تعلق ہے، مسیحی برادری نے عملاً ثابت کر دیا ہے کہ اسے تجویز سے اتفاق نہیں ہے۔ مدیر]

مسیحیوں اور دوسری اقلیتوں کا مسئلہ یہ ہے کہ قومی اسمبلی کے لیے ان کا حلقہ پورا ملک ہے اور صوبائی اسمبلی کے لیے پورا صوبہ۔ ظاہر ہے کہ پورے ملک اور صوبے میں انتخابی مہم چلانا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ ہزاروں پولنگ اسٹیشنوں پر کئی امیدواروں کا نام بھی نہیں ہوتا۔

تاہم تھوڑی سوچ اور سمجھ کے ساتھ ہر مسئلے کا حل نکالا جا سکتا ہے۔ اگر زندگی کے ہر کام میں ہم خدا اور اس کے کلام کی رہنمائی حاصل کرنا چاہیں تو وہ ہر وقت ہماری مدد کے لیے تیار رہتا ہے۔

ہم ہر روز کئی مرتبہ دعا میں مانگتے نہیں [؟] کہ "تیری مرضی جس طرح آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔"

اگر ہم واقعی خدا پر بھروسہ رکھ کر اس کی مرضی پر عمل کرنا چاہتے ہیں آیئے! انتخابات میں سارے ملک اور صوبوں میں بھاگ دوڑ اور فضول پیسے اجاڑنے کی بجائے اپنے آپ کو خدا کی مرضی کے حوالے کر دیں اور "قرعہ اندازی" کے ذریعے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے لیے متفقہ امیدوار چن لیں۔ جن کے مقابلے میں کوئی اور کھڑا نہ ہو اور وہ بلا مقابلہ منتخب قرار دیے جائیں۔ اس طرح ساری قوم ووٹ اور شناختی کارڈ بنوانے اور ووٹ ڈالنے کے لیے پولنگ اسٹیشن ڈھونڈھنے کی زحمت سے بچ جائے گی۔

کلام کے مطابق خدا کی مرضی معلوم کرنے کا یہی طریقہ ہے جس کی مثالیں ہمیں کئی حوالوں میں ملتی ہیں۔ جب یہوداہ اسکریوتی کی جگہ شاگرد چنا گیا تو یوسف اور متیا دو امیدواروں میں سے قرعہ اندازی کے ذریعے متیا کو چنا گیا (اعمال ۱: ۲۶) نیز ابتدائی کلیسیا میں خدمت کے لیے نیک نام شخصوں کو چنا گیا جو روح اور دانائی سے بھرے ہوئے تھے (اعمال ۶: ۳) پرانے عہد نامے میں بھی قرعہ اندازی کی کئی مثالیں ملتی ہیں جو آپ خروج ۲۸: ۳۰، احبار ۱۶: ۸، قضاۃ ۱: ۱-۳، ۱ سموئیل ۱۰: ۲۰-۲۱ اور تواریخ -۱،

۵:۲۴-۱۹ میں دیکھیں - امثال ۱۶: ۳۳ میں کہا گیا ہے کہ قرعہ گود میں ڈالا جاتا ہے۔ پر اس کا سارا انتظام خداوند کی طرف سے ہے نیز عزت، دولت اور سرفرازی خدا کی طرف سے آتی ہیں (۱- تواریخ ۱۲:۲۹) خدا محبت ہے اور چاہتا ہے کہ ہم آپس میں محبت، میل ملاپ اور اتحاد کے ذریعے اس کی محبت کا ثبوت اور گواہی دیں۔ (یوحنا ۱۳: ۳۵)

آپ ضرور سوچ رہے ہوں گے، یہ ایک دنیاوی مسئلہ ہے اور ہمیں اس کے ساتھ دنیاوی طریقے سے نبٹنا چاہیے۔ لیکن یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ ہمیں خدا کے خوف اور اس کے کلام کے مطابق چلنا چاہیے۔

بعض امیدوار خدا اور اپنی قوم کو چھوڑ کر مسلم لیگ یا پی-پی-پی کے ذریعے انتخاب لڑنا چاہتے ہیں۔ ان کی یہ سوچ سمجھ سے باہر ہے، کیونکہ ووٹ تو انہیں مسیحیوں نے دینے ہیں۔ یا تو وہ احساس کمتری کا شکار ہیں یا وہ ضمیر فروشی اور ایمان فروشی کا مظاہرہ کرنا چاہتے ہیں۔ جس طرح پہلے ہوتا رہا ہے وہ یہ کیوں بھول گئے ہیں کہ ان کے ادارے اور سبت کس نے چھینے؟ اور کون واپس نہیں دیتا؟

قرعہ اندازی کی اسکیم بالکل خدا کی مرضی پوری کرنے کا انتظام ہے اور اقلیتوں کے لیے حلقہ بندی نہ ہونے کا یہی ایک توڑ ہے۔

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ تجویزیں پیش کر دی جاتی ہیں، مگر ان پر عمل کرنے کا طریقہ کار نہیں بتایا جاتا۔ ہم نے اس تجویز پر عمل کرنے کے لیے نیشنل کرسچن الیکشن فورم قائم کیا ہے اور آئندہ چند دنوں میں قوم کو اعتماد میں لے کر لائحہ عمل تیار کیا جائے گا۔ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے امیدواروں کو اپنے نام دینے کی تاریخیں مقرر کی جا چکی ہیں۔ ورنہ ہم ان سے پہلے ہی قرعہ اندازی کر کے متفقہ امیدواروں کے نام نکال لیتے اور وہ اپنے نام الیکشن کمیشن میں دے دیتے اور ان کے مقابلے میں دوسرے امیدوار کھڑے نہ ہوتے اور وہ بلا مقابلہ منتخب قرار دیے جاتے۔ اب جن امیدواروں نے نام دیے ہیں، ان میں سے قرعہ اندازی کے نام ۱۰ ستمبر کو نکال دیے جائیں گے۔ باقی امیدوار اپنے نام واپس لے لیں گے اور متفقہ نامزد امیدوار بلامقابلہ منتخب قرار دیے جائیں گے۔ اس طرح قوم ووٹ ڈالنے کی زحمت سے بچ سکے گی۔

جیسا کہ واضح کیا جا چکا ہے قرعہ اندازی کی اسکیم خدا کی مرضی پوری کرنے اور اقلیتوں کے لیے حلقہ بندی نہ ہونے کا توڑ بھی ہے۔ پھر بھی ہوسکتا ہے کہ شیطان کسی امیدوار یا اس کے صلاح کاروں کو اس اسکیم میں شامل نہ ہونے پر اکسائے اور وہ متفقہ نامزد امیدواروں کے مقابلے میں انتخاب لڑنے کے لیے کھڑا ہو جائے اور قوم کو ووٹ ڈالنے کی زحمت اٹھانے کے لیے مجبور کرے۔ ایسی صورت میں قوم مجبور ہو کر اس کے خلاف متفقہ امیدواروں میں سے اپنی پسند کے کسی امیدوار کو ووٹ ڈالے۔

دریں اثناء قوم سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ قرعہ اندازی کی اسکیم کی کامیابی کے لیے دعا کرے اور باشعور دانش وروں سے استدعاء ہے کہ وہ قوم کو اس کے لیے قائل کریں۔ (پندرہ روزہ "شاداب"، لاہور-۳۱ اگست ۱۹۹۳ء)